بسم اللہ الرحمن الرحیم        نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم        وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

یکم۔نومبر۔۲۰۲۰

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

# جرمن حکومت کی دنیامیں مذہبی آزادی کے بارہ میں تازہ رپورٹ ۲۰۲۰

جرمنی کی وفاقی حکومت نے دنیامیں مذہبی آزادی کے متعلق ۲۸۔اکتوبر ۲۰۲۰ کو ۲۱۲ صفحات پر مشتمل رپورٹ جاری کی ہے جس میں مختصراً ہر ملک کی صورتحال واضح کی گئی ہے۔یہ رپورٹ ۲۰۱۸ اور ۲۰۱۹ کے واقعات پر مبنی ہے۔گزشتہ رپورٹ ۲۰۱۶ میں جاری کی گئی تھی اور اس میں بھی جماعت کے متعلق مختلف ممالک میں پرسیکیوشن کی تفصیل دی گئی تھی۔موجودہ رپورٹ میں انڈونیشیاء، ملیشیاء، مصر، بنگلادیش اور پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور مظالم کا ذکر کیا گیاہے۔پاکستان کے حوالہ سے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1. پاکستان میں ۱۹۹۰ سے اب تک مظاہرین اور مسلح تنظیموں کے ہاتھوں کم از کم ۶۵ لوگ بلاسفیمی کے الزام میں مارے گئے ہیں (صفحہ ۲۸)۔
2. جنوبی ایشیاء میں پاکستان بلاسفیمی کیسوں میں سرفہرست ہے۔گزشتہ ۳۰ سالوں میں ۱۵۰۰ سے زائد کیس رجسٹر ہوئے ہیں۔درجنوں افراد کو حراست میں لیا گیااور کم از کم سترہ سزائے موت کی کال کوٹھڑی میں ہیں۔توہین کے یہ مقدمے اکثر مذہبی اقلیتوں کے خلاف کیے جاتے ہیں جن میں خاص طور پر احمدی اور مسیحی شامل ہیں۔(صفحہ ۲۷)
3. پاکستان کے بلاسفیمی قوانین دنیاکے سخت ترین قوانین میں سے ہیں اور پاکستانی معاشرہ میں عوام کی بھاری اکثریت کی حمایت رکھتے ہیں۔ ۔۔ڈکٹیٹر ضیاءالحق کے زمانہ میں ۸۰ کی دہائی سے یہ قوانین عرب وہابی اثر کے تحت منظم طور پر پھیلائے، سخت کئے اور استعمال کئے گئے ہیں۔چنانچہ پاکستان کے قانون کی شق ۲۹۵ سی کے مطابق نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق توہین، خواہ غیر ارادی ہی ہو، کی سزاموت ہے۔ مذہبی خیالات اور قرآن کی حرمت کے خلاف بات کی سزاعمر قید ہے۔(صفحہ ۱۶۰)
4. بلاسفیمی کا قانون اکثر ذاتی جھگڑوں کے لئے غلط طور پر استعمال ہوتا ہے۔ہمسائے یا دکاندار اور اکثر زمین کے جھگڑوں میں۔بہت دفعہ مسلمان بھی اس کا شکار ہوتے ہیں تاہم اوسط سے زیادہ مرتبہ مذہبی اقلیتوں کے خلاف ایسا ہوتا ہے (صفحہ ۱۶۱)
5. پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کی صورتحال مخدوش ہے۔حکومت اور ملٹری کے بیانات کے برخلاف اقلیتیں سوشل اور معاشرتی امتیازی سلوک کا شکار ہیں۔خاص طور پر مسیحی، ہندو اور احمدی جنہیں سرکاری طور پر مسلمان تسلیم نہیں کیا جاتا، اکثر ایسی ناموافق صورتحال میں ہوتے ہیں، ان سے زبردستی بلامعاوضہ کام لیا جاتا ہے، اور امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔(صفحہ ۱۵۹)

6. احمدی، مسیحیوں کے ساتھ ساتھ، اوسط سے زیادہ دفعہ پاکستان کے بلاسفیمی قوانین اور انتہاپسند سنی دہشتگردی کا شکار ہوتے ہیں۔ مثلاً اپریل ۲۰۱۸ میں لشکر جھنگوی نے لاہور یونیورسٹی کے ریٹائرڈ پروفیسر اشفاق احمد صاحب کے قتل کی ذمہ داری قبول کی جو کہ احمدی تھے۔ (صفحہ ۱۶۱)

7. جماعت احمدیہ کو مسلمان علماء مسلمان نہیں سمجھتے۔ ۱۹۷۴ کے دستور کی تبدیلی کے بعد سے یہ خیال دستور کا حصہ بن چکا ہے۔ گو احمدیوں کو اقلیت کا درجہ دیا گیا ہے تاہم ساتھ ہی انہیں اس بات کی ممانعت ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں یا اپنے عمل سے ایسا ظاہر کریں۔ احمدیوں کا اس طرح کا مذہب سے اخراج اسلامی تاریخ کا انوکھا واقعہ ہے اور بالخصوص پاکستان میں بہت سے دانشور اسے ایک خطرناک مثال سمجھتے ہیں۔ (صفحہ ۱۶۰)

8. ۱۹۵۰ کی دہائی سے بار بار جماعت احمدیہ کے ممبران کے خلاف پر تشدد مسلمان تنظیموں کے طرف سے مظاہرے اور حملے ہوتے رہے ہیں۔ تازہ ترین مثال یہ ہے کہ مئی ۲۰۱۸ میں ایک انتہاپسند مسلمان مولوی کی سرکردگی میں ایک مجمع نے سیالکوٹ کی مسجد مسمار کی ہے۔ (صفحہ ۱۶۱)

9. پاکستان میں احمدیوں کو، اگر وہ اپنی تعلیمات کی تبلیغ کریں، تین سال قید تک کی سزا مقرر ہے۔ (صفحہ ۳۶)

10. قانون کی شق ۲۹۸ سی کے مطابق احمدیوں کو بالوضاحت تبلیغ کرنا ممنوع ہے اور خلاف ورزی پر تین سال تک کی قید ہے۔ (صفحہ ۱۶۰)

11. احمدی واحد مذہبی اقلیت ہیں جو کہ ووٹر فہرستوں میں الگ لکھے گئے ہیں۔ وہ پارلیمنٹ میں موجود نہیں کیونکہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے اور اس لئے سیاسی پارٹیوں کی غیر مسلم اقلیتوں کے لئے مخصوص نشستوں پر امیدوار نہیں بنتے۔ (صفحہ ۱۶۰)

12. ایک خطرہ، جو کہ کچھ کم ہوا ہے، ان سنی تشدد پسند تنظیموں کی طرف سے ہوتا ہے جو بالخصوص شیعہ، احمدیہ، مسیحی اور سکھ بلکہ میانہ رو سنیوں کے بھی خلاف ہیں۔ (صفحہ ۱۵۹)

13. دنیا بھر میں مذہبی آزادی سلب کرنے اور ظلم کے ضمن میں بلاسفیمی کیس کی سب سے بڑی مثال پاکستان کی دی گئی ہے۔ آسیہ بی بی کے حوالہ سے مختلف اخبارات اور تحقیقی اداروں کی رپورٹس کی مدد سے بتایا گیا ہے کہ یہ کیس کس طرح شروع ہوا، گورنر سلمان تاثیر صاحب اور وفاقی وزیر شہباز بھٹی صاحب ان کی حمایت کرنے پر قتل ہوئے، عدالت نے سزائے موت سنائی، پھر سپریم کورٹ کے بری قرار دینے کے باوجود قید میں رہیں، آسیہ بی بی کے خلاف کس طرح سوشل میڈیا پر ٹرینڈ چلائے گئے، تحریک لبیک یارسول اللہ نے کیسے اس واقعہ کو استعمال کیا۔ آخر کار آسیہ بی بی کو پاکستان چھوڑنا پڑا۔

لنک: http://www.bmz.de/religionsfreiheit/de/der-bericht/Zweiter-Religionsfreiheitsbericht.pdf

والسلام

خاکسار

محمد داؤد مجوکہ

نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ جرمنی